سے عز و شرف کے مقام پر دکھایا گیا ہے اور ہر دائرے میں اس کے حقوق و فرائض واضح کیے گئے ہیں۔ ان جامع بحثوں میں شریعت کے بہت سے احکام و مسائل سامنے آگئے ہیں۔ آج کل کی بحثوں کے لحاظ سے چند موضوعات بڑے اہم ہیں۔ مثلاً "اسلام نے عورت کو کیا دیا" "عورت بہ حیثیت انسان" "ممتاز کون ہے ؟" "گھریلو نظم میں عورت کے حقوق اور اختیارات" "جدید تعلیم یافتہ ملازم مائیں" باہر نکلنے کے لیے حدود" "معاشی محاذ" "مغربی خواتین کا تلخ تجربہ" "دائرہ کار میں اسلام کی تقسیم حرفِ آخر ہے" "موجودہ تعلیمِ نسواں کے نقصانات" "مخلوط تعلیم" "تعلیم یافتہ عورت خود سر ہوتی ہے" (اور تعلقات میں تصادم پیدا کرتی ہے)' "مغربی مفکرین کی شہادت" "نسوانی تقدس کا جنازہ" اور "خاندانی منصوبہ بندی اور اسلام"۔ ۵ ابواب کے تحت ذیلی عنوانات کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

مصنفہ کا لکھا ہوا دیباچہ "میرے پیارے اسلام" بہت ہی خوب ہے۔ اور پیش لفظ اس شخص کا لکھا ہوا ہے جو دوسرے کارناموں کے علاوہ صحابیات کی بہت زیادہ تعداد کے تذکرے کا سب سے بڑا مجموعہ پیش کرچکا ہے اور باکمال خواتین پر بھی ایک شاندار کتاب لکھ چکا ہے' یعنی طالب ہاشمی۔ اس پیش لفظ میں بھی اصل موضوع سے متعلق بہت مفید نکات شامل ہیں۔

(ا ن - ص)

اراکانی مسلمانوں کی جدّوجہدِ آزادی : مصنف : محمد الیاس انصاری۔ ضخامت : ۱۶۷ صفحات ' قیمت : چالیس روپے۔ناشر: حرا پبلی کیشنز اردو بازار لاہور۔

مسلمانوں نے اپنی چودہ سو سالہ تاریخ میں ' بحیثیت مجموعی غیر مسلموں سے ہمیشہ روا دارانہ بلکہ برادرانہ حد تک ہمدردی و حسنِ سلوک کا مظاہرہ کیا' مگر تاریخ کا یہ عبرت انگیز منظر ہمارے سامنے ہے کہ بیسویں صدی کے آخری دو عشروں میں مسلمانوں' خصوصاً مسلم اقلیتوں کو انہی غیر مسلموں کے جنونی متعصبین کی انتقامی کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ عیسائیوں ' یہودیوں اور ہندوؤں کے ساتھ اب برما کے بدھ بھی مسلم کشی کی اس مہم میں شریک ہوگئے ہیں۔ برما کے صوبہ اراکان میں ' جہاں اڑھائی سو سال پہلے ایک آزاد مسلم ریاست قائم تھی' مسلمانوں کے لیے جینا دوبھر ہورہا ہے۔ مسئلے کی پوری تفصیل اور تصویر محمد الیاس انصاری نے' زیرِ نظر کتاب کے ذریعے' پیش کی ہے۔

وہ کون سا ظلم ہے جو اراکانی مسلمانوں پر روا نہیں رکھا گیا ---- آبادیوں کی بربادی' قتل ' آتش زنی' آبروریزی' زمینوں اور جائیدادوں کی ضبطی' ملازمتوں سے برطرفی' مکاتب و مدارس کی